144120- پہلے منگنی کرنے والی سے موافقت کے بعد دوسرا رشتہ آنے والے کو قبول کرنا

سوال

ایک عورت کی ایک شخص سے منگنی ہوئی ہے، لیکن وہ دین والا نہیں ہے، اور یورپ میں رہتا ہے، لڑکی کی عمر تیس برس ہے، بڑی عمر ہونے کی وجہ سے اسے خدشہ ہے کہ اس کی منگنی ٹوٹ جائیگی، اس کے لیے دین والے نوجوان کا رشتہ آیا ہے اور اسے یہ علم نہیں کہ لڑکی کی پہلے منگنی ہو چکی ہے، کیا اس لڑکی کے لیے جائز ہے کہ وہ اس نوجوان لڑکے کو دیکھ لے، پھر اگر یہ رشتہ منظور ہو جائے تو کیا پہلی منگنی ختم کر سکتی ہے یا کہ اس رشتہ سے پہلے والی منگنی ختم کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

منگنی کوئی شرعی عقد اور لازم نہیں، بلکہ یہ تو صرف شادی کرنے کا ایک وعدہ ہوتا ہے جو طرفین کی جانب سے ایک دوسرے سے کیا جاتا ہے.

اس لیے ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ جب چاہے وہ منگنی ختم کر سکتا ہے، اور خاص کر جب یہ واضح ہو کہ طرفین میں سے کوئی ایک اخلاقی یا دینی طور پر شادی کے قابل نہیں، یا کوئی اور عذر ہو.

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب لڑکی کا ولی اپنی لڑکی مصلحت دیکھے تو اس کے لیے منگنی ختم کرنا مکروہ نہیں، کیونکہ یہ اس لڑکی کا حق ہے اور وہ یعنی ولی لڑکی کی جانب سے دیکھنے میں نائب ہے، اس لیے جس میں وہ مصلحت دیکھے تو قول رشتہ نامنظور کرنے میں کوئی کراہت نہیں.

اور جب لڑکی اپنے منگیتر کو ناپسند کرے تو اس کے لیے بھی رد کرنا مکروہ نہیں؛ کیونکہ یہ پوری عمر کا عقد ہوتا ہے جس میں ہمیشہ ضرر و نقصان ہوگا، اس لیے اسے احتیاط برتنے کا حق حاصل ہے، اور وہ اپنے حصہ میں غور کرنے کا حق رکھتی ہے.

اور اگر وہ دونوں بغیر کسی غرض کے نامنظور کریں اور منگنی توڑ دیں تو یہ مکروہ ہے؛ کیونکہ اس میں وعدہ خلافی ہوتی ہے، اور بات سے پھر جانا ہے، لیکن حرام نہیں؛ کیونکہ ابھی حق اس پر لازم نہیں ہوا" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (110/7).

دوم :

جب عورت کے لیے منگنی کے دوران ہی کوئی دوسرا رشتہ آجائے تو اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں :

پہلی صورت :

دوسرا شخص پہلے شخص کی منگنی کا علم رکھتا ہو، اور اسے علم ہو کہ اس عورت کی پہلے منگنی ہو چکی ہے؛ تو اس حالت میں اس کے لیے نکاح کا پیغام دینا یا اس عورت سے شادی کرنا حلال نہیں.

اور نہ ہی اس عورت کے لیے حلال ہے کہ وہ اس رشتہ کو منظور کرے، اور نہ ہی اس رشتہ کو دیکھنا جائز ہے، کیونکہ شرعی نصوص مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں.

اور اس لیے بھی کہ عورت کا اس رشتہ کو منظور کرنے میں گناہ و ظلم پر معاونت کرنا ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جس عورت کی منگنی ہو چکی ہو اور اس کی منگنی کا علم ہو چکا ہو اور رشتہ منظور ہونے کا علم ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کا اسے شادی کا پیغام دینا حرام ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (248/12).

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (115904) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوسری صورت :

دوسرے شخص کو منگنی کا علم نہ ہو؛ تو اس صورت میں اس کے لیے منگنی کا پیغام دینے میں کوئی حرج نہیں.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" جس عورت کے متعلق علم نہ ہو کہ اس کی منگنی ہو چکی ہے یا نہیں، اس سے منگنی کرنے والے کا رشتہ قبول کر لیا گیا ہے یا رد کر دیا گیا ہے، تو جو شخص اس کی منگنی کا علم نہیں رکھتا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے شادی کا پیغام دے، کیونکہ اصل میں مباح ہے، اور پیغام دینے والا جہالت کی بنا پر معذور ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (196/19).

اور اسی طرح جس عورت کی منگنی ہو چکی ہے اس کے لیے یا اس کے ولی کے لیے دوسرا رشتہ قبول کرنے یا رد کرنے میں کوئی حرج نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" حلال یا حرام ہونے میں منگنی کے جواب میں عورت بھی مرد کی طرح ہے؛ کیونکہ منگنی عقد کے لیے ہے، تو یہ دونوں اس کی حلت اور اس کی حرمت میں مختلف نہیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (112/7).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"منگنی کے لیے آنے والے شخص کو جواب دینے کا عورت اور اس کے ولی کے لیے حلال اور حرام ہونے میں اس منگنی کا پیغام دینے والے کی طرح ہی ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (194/19).

لہذا اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر جب عورت دیکھے کہ اس کے لیے دوسرا رشتہ زیادہ مناسب اور بہتر ہے اور خاص کر جب دوسرا صالح اور دین والا ہو اور پہلا ایسا نہیں تو اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور پھر پہلے سے اپنی منگنی ختم کر دے.

دوسرا رشتہ قبول کرنے کے لیے پہلی منگنی ختم کرنا شرط نہیں ہے؛ کیونکہ منگنی کوئی لازمی عقد نہیں.

سعودی عرب میں فتاوی کمیٹی سے پوچھے گئے سوالات میں یہ بھی شامل ہے کہ:

ایک شخص نے ایک عورت کا رشتہ اس کے والدین سے مانگا، تو انہوں نے ہاں کر دی، اور پھر وہ شخص ایک برس یا اس سے زیادہ کے لیے سفر پر چلا گیا، پھر ایک اور شخص نے اس عورت کا رشتہ طلب کیا تو کیا والدین اس دوسرے شخص کا رشتہ قبول کریں یا نہ کریں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"اگر عورت کے والدین نے پہلے شخص کے ساتھ صرف منگنی کی تھی، تو عورت کے والدین کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ اپنی بیٹی کی اس میں مصلحت دیکھتے ہیں اور وہ بھی راضی ہوتی ہے تو دوسرا رشتہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (171/18).

مزید آپ سوال نمبر (131363) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

عورت پر واجب ہے کہ جب اس کے ایک سے زائد رشتے آئیں تو اسے حسن اخلاق اور دین مستقیم والا شخص کو اختیار کرنا چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (69964) اور (126914) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.